ضعیف حدیث کا حکم

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرایک حدیث کوروایت کرنے والے پانچ یاسات آدمی ہوں اوران میں سے ایک، فاسق فاجر، کذاب ہو تووہ روایت قابل قبول نہیں ہوتی۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ مثلاً چار ثقہ شخص کہیں کہ فلاں گھر میں درخت ہے اورایک کذاب شخص بھی کہے کہ فلاں گھر میں درخت ہے توکیااس کی بات کورد کردیا جائے گا۔ یہ مسئلہ تفصیل سے سمجھائیں۔ جزاک اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دراصل آپ نے اصول حدیث کو سمجھا ہی نہیں ہے، ورنہ یہ سوال نہ کرتے۔ مذکورہ صورت میں حدیث کوروایت کرنے والے رواۃ کا تعلق مختلف طبقات وزمانوں سے ہوتا ہے۔ اور رواۃ کی ایک زنجیر بنی ہوتی ہے جس میں سے ہر راوی اپنے اوپر والے طبقے اورزمانے کے راوی سے روایت کرتا ہے۔ اب اگراس زنجیر کا کوئی کڑا کمزور ہوجائے تودیگر کڑوں کی مضبوطی اس کے کسی کام کی نہیں ہے۔ اسی طرح اگرایک زمانے کا راوی کذاب ہے تو اس روایت کی زنجیر میں ضعف آجاتا ہے اور دیگر راویوں کا صدق اس کے کسی کام نہیں آتا۔ ہاں البتہ اگرایک ہی زمانے یا طبقے میں سات رواۃ پائے جاتے ہوں توپھر ایک راوی کا ضعف کوئی اثر نہیں رکھتا، وہ روایت عمومی طور پر مقبول ہوتی ہے صرف اس کی وہ سند ضعیف ہوتی ہے جس میں ضعیف راوی موجود ہوگا۔ اوپر آپ نے جو مثال دی ہے وہ اسی قبیل سے تعلق رکھتی ہے اور تمام لوگ ایک ہی زمانے میں موجود ہیں۔ نوٹ: بعض اوقات کسی ضعیف بلکہ جعلی حدیث میں بھی جو بات بیان کی گئی ہوتی ہے، وہ درست ہوتی ہے۔ اس بات کے درست ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ حدیث صحیح ہے۔ حدیث کے صحیح ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس بات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نسبت درست ہے یا نہیں۔ ؟ اس کے لئے حدیث کی سند کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور ایسا ہوتا ہے کہ بات تو درست ہو لیکن سند کمزور ہو جس کی وجہ سے وہ حدیث ضعیف قرار پائے۔ اس کے برعکس ایسا بھی ہوتا ہے کہ حدیث کی سند بہت مضبوط ہوتی ہے لیکن اس میں بیان کی گئی بات بالکل غلط ہوتی ہے۔ اس صورت میں اہل علم نے درایت کے اصول بیان کیے ہیں جن کی روشنی میں اس حدیث کے متن کا تجزیہ کرکے اس کے صحیح یا ضعیف ہونے کی تحقیق کی جاتی ہے۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ